تنزیل و تاویل

سدرۃ المنتہیٰ

از جناب مولنا عبد اللہ العمادی

منتِ سدرہ و طوبیٰ ز پے سایہ مکش
کہ چو خوش بنگری اے سرو رواں ایں ہمہ نیست

(۱)

سدرہ کیا ہے؟ مفہوم متعین کرنے سے پہلے ملحوظ رہنا چاہیے کہ ایک سدرہ وہ ہے جس کا ذکر کلام اللہ میں ہے، اس کو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں، دوسرے سدرہ کا بیان حدیث نبویؐ میں ہے جسے سدرۃ النبی ہونے کا شرف حاصل تھا، ان دونوں کی دو مختلف حیثیتیں ہیں، مگر یہاں محض سدرۃ المنتہیٰ کی تحقیق مطلوب ہے۔ جس کے لیے گوناگوں روایتیں مذکور ہیں۔

(۱) ہی شجرۃ فی اقصی الجنۃ الیہا ینتہی علم الاوّلین والاخرین۔

(۱) بہشت کے انتہائی حصہ میں ایک درخت ہے جس کو سدرہ کہتے ہیں اگلے پچھلوں کا علم وہیں تک پہنچ کے رہ جاتا ہے آگے نہیں بڑھتا۔

۲- اصلہا فی السماء السادسۃ ومعظمہا فی السابعۃ لم یجاوزہا احدٌ سوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی عن یمین العرش

۲- شجرہ سدرہ کی جڑ تو چھٹے آسمان میں ہے مگر باقی سب ساتویں آسمان پر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی اس سے آگے نہ بڑھا، یہ درخت عرش کے داہنے جانب ہے

۳- اِلَیْھَا ینتھی مَا یعرج بہ من الارض فیفیض مِنھا' والیھا ماھبط بہ مِن فوقھا فیفیض منھا۔

(۳) زمین پہ سے جو چیزیں اوپر چڑھتی ہیں سدرۃ المنتہیٰ پہنچ کے رک جاتی ہیں اور پھر وہاں سے فیضان ہوتا ہے، اور جو اوپر سے نیچے آتی ہیں وہ بھی سدرہ تک پہنچ کے رک جاتی ہیں اور پھر وہاں سے فیضان ہوتا ہے۔

۴- نبقھا مثل قُلال ھجر ورقھا مثل آذان الفیلۃ۔

(۴) یہ بیری کا درخت ہے اس کے پھل علاقہ ہجر کے مٹکوں کے برابر ہوتے ہیں اور پتے جیسے ہاتھی کے کان۔

۵- یسیر الراکب فی ظلّ الفنن منھا مائۃ عام ویستظل فی الفنن منھا مائۃ الف راکب

۵- سوار اس درخت کی شاخوں کے سایہ میں سو برس تک چلتا رہے، اس کی شاخوں کے زیر سایہ ایک لاکھ سوار دھوپ سے بچ سکتے ہیں

۶- ھی شجرۃ تحمل الحلی والحلل والثمار من جمیع الالوان لوان ورقۃ وضعت فی الارض لاضاءت لاھل الارض۔

(۶) اس درخت میں ہر رنگ کے زیور، حلّے، اور میوے لگے ہوئے ہیں، اگر اس کا ایک پتہ زمین پر رکھ دیا جائے تو روئے زمین کو روشن کر دے۔

۷- غشیھا من امر اللہ فتحولت یاقوتًا وزمرّدًا۔

۷- سدرۃ المنتہیٰ کو اللہ کے حکم نے ڈھانک لیا، اس نے شکل بدل لی یاقوت و زمرد بن گیا۔

۸- یخرج من ساقھا نھران باطنان فی الجنۃ ونھران ظاھران النیل والفرات۔

۸- سدرۃ المنتہیٰ سے دو باطنی نہریں نکلتی ہیں اور دو ظاہری باطنی نہریں تو بہشت میں ہیں اور ظاہری رود نیل و رود فرات ہیں

۹- ان ورقۃ منھا غشت الامۃ کلھا

۹- سدرۃ المنتہیٰ کے ایک پتّے نے تمام امت کو ڈھانک لیا۔

۱۰- ما یستطیع احدٌ ان یصفھا

۱۰- سدرۃ المنتہیٰ کی توصیف کوئی نہیں کر سکتا۔

۱- ایک روایت یہ ہے کہ معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی تھے جاتے جاتے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچ کے حضرت جبرئیل رک گئے ہیں، اس موقع پر شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

بدو گفت سالار بیت الحرام
کہ اے حامل وحے برتر خرام

بگفتا فراتر مجالم نماند چہ بالم کہ نیروے بالم نماند

اگر یک سر موے برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم

شاید اسی لیے ادب میں حضرت جبریلؑ کا نشیمن سدرۃ المنتہی قرار پایا اور ان کو طائر سدرہ کا خطاب ملا۔

(۱۲) پنجاب سے ایک مقدس بزرگ کی تازہ ترین تصنیف شائع ہوی ہے جس کا نام "برہان القرآن" ہے اس میں ارشاد ہوتا ہے (ص ۱۵۹ و ۱۶۰)۔

"رسول خدا کے عہد نبوت میں دو کمانوں کی مقدار کا ایک شہاب ثاقب مکہ کی زمین کی انتہائی حد جنۃ الماویٰ کے پاس گرا، اس کی چمکتی ہوی خاکستر سدرۃ المنتہی پر پڑی رب العالمین کی ان آیات کبریٰ کو رسول خدا نے عین وقت پر دیکھا اس وقت اس واقعہ کے متعلق یہ سورۃ وحی کی گئی، اور اس میں اس گرنے والے تارے کے نظارے سے ثابت کیا کہ جو کچھ سورۃ طور میں تاروں کے متعلق نازل ہوا ہے اس کے لینے میں یہ رسول بہکا نہیں"

(۲)

سدرہ کا تذکرہ سورۃ النجم کی آیتوں میں ہے، پس وپیش سے بچنے کے لیے ان تمام آیات کی تلاوت کیجیے اور پھر تدبر فرمائیے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ، مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى ، وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ، عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ، ذُوْ مِرَّةٍ ، فَاسْتَوٰى ، وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ، فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ، فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ۔

قسم ہے تارے کی جب ٹوٹا کہ تمہارا ساتھی نہ بھٹکا نہ بہکا اور نہ ہوا و ہوس سے باتیں بنائیں، یہ تو وحی ہے جو ان پر نازل ہوتی ہے، شدید قوتوں والے نے اس کو سکھایا ہے وہ طاقتور جو قائم ہوگیا اس حالت میں کہ افق اعلیٰ پر تھا، پھر قریب آیا پھر لٹک پڑا پھر اتنا جھکا کہ بقدر دو کمانوں کے فاصلہ رہ گیا، بلکہ اس سے بھی کم پھر اس نے

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى، اَفَتُمَارُوْنَهٗ
عَلٰى مَا يَرٰى، وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى،
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى
اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى، مَا زَاغَ
الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى، لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ
رَبِّهِ الْكُبْرٰى (۵۳: ۱ - ۱۱)

اپنے بندے پر جو وحی کرنی تھی کی، جو کچھ دیکھا اس نے دل
میں کچھ جھوٹ نہیں ملایا، کیا تم اسی دیکھنے پر اس سے جھگڑتے
ہو؟ اس نے تو دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس بھی
دیکھا، جہاں جنت الماوٰی ہے، جب کہ سدرہ پر چھا رہا
تھا، جو چھا رہا تھا، اس دیکھنے میں نہ تو نظر بہکی نہ اچٹی،
حقیقت میں اس نے اپنے پروردگار کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں

مولوی نذیر احمد صاحب اپنے ترجمۃ القرآن (طبع شمسی دہلی، ۱۳۲۷، ص ۵۶۰) کے حاشیہ پر شرح فرماتے ہیں۔

"سدرہ عربی میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ اور سدرۃ المنتہیٰ وہ بیری کا درخت ہے جو ساتویں آسمان پر ہے، اور جبرئیل جیسے مقدس فرشتے کی وہیں تک رسائی ہوتی ہے، اور یہ ساری باتیں داخل اسرارِ الٰہی ہیں، فہم بشر سے خارج۔"

کوئی شخص سدرۃ المنتہیٰ کی پوری طرح توصیف نہ کر سکے، تمام و کمال اس کی کیفیت بیان کرنے پر قادر نہ ہو، یہ ایک دوسری بات ہے، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصل شئے غیر مفہوم ہے، فہم بشری سے اگر یہ بات خارج ہوتی تو قدمائے محدثین و مفسرین اس کی تفسیر ہی نہ کرتے۔

— ۲ —

صحابہ و تابعین سے اس میں تین طرح کی روایتیں ہیں۔

الف۔ سأل ابن عباس كعبًا عن
سدرة المنتهى فقال كعب انها
سدرة على رؤس حملة العرش اليها

الف۔ عبد اللہ بن عباسؓ نے کعب احبار سے دریافت
کیا کہ سدرۃ المنتہیٰ سے کیا مراد ہے، کعب نے جواب دیا کہ یہ سدرہ
حاملانِ عرش کے سروں پر ہے، مخلوق کا علم یہیں تک پہنچ کے

اِلَيهَا يَنتَهِي عِلمُ الخَلائِق، لَيسَ لِاَحَدٍ وَرَاءَهَا عِلمٌ وَلِذٰلِكَ سُمِّيَت سِدرَة المُنتَهىٰ لِانتِهَاءِ العِلمِ اِلَيهَا۔	رک جاتا ہے کسی کو اس کے اُدھر کا علم نہیں، سدرہ المنتہیٰ اسی لیے نام پڑا کہ یہیں تک علم کی انتہا ہے۔
ب۔ عن عبد اللّٰہ قال لما اُسری برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انتہی بہ الی سدرة المنتہیٰ وھی فی السماء السادسة الیھا ینتھی من یعرج من الارض او من تحتھا فیقبض منھا والیھا ینتھی ما یھبط من فوقھا فیقبض فیھا۔	ب۔ عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اسراء ہوا تو سدرة المنتہیٰ تک پہنچے جو چھٹے آسمان میں ہے رہے زمین یا زیر زمین سے جو عروج پرواز کریں ان سب کی حد یہی ہے، یہاں تک پہنچ کے رک جاتے ہیں، اسی طرح اوپر سے جو کچھ نیچے اترے وہ بھی یہاں پہنچ کر رک جائیگا۔
ج۔ عن ابی ھریرة قال لما اُسری بالنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انتھی الی السدرة فقیل لہ ھذہ السدرة ینتھی الیھا کل احدٍ خلا من امتك علیٰ سنتك۔	ج۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اسراء ہوا تو سدرة پہنچ کے رک گئے، آنحضرت علیہ السلام کو اسی موقع پر اطلاع دی گئی کہ یہ سدرہ ہے، آپ کی امت کا جو شخص آپ کی سنت پر چلا یہی اس کی منزل ہے۔

۴

ابو جعفر طبری (متوفی ۳۱۰ھ) نے جامع البیان (ج ۲۷ ص ۳۲، ۳۳ طبع بولاق ۱۳۲۹) میں تطبیق کی کوشش کی ہے، فرماتے ہیں۔

والصواب من القول فی ذلك ان یقال ان معنی المنتھی الانتھاء فكانہ قیل عند سدرة الانتھاء	جو اقوال نقل ہوئے ان سب میں قول صائب و صحیح یہ ہے کہ منتہیٰ کے معنی انتہا کیے جائیں، سدرہ المنتہیٰ کے پاس یعنی سدرة الانتہا کے پاس۔

وَجائزٌ ان یکون قیل لھا سدرة المنتھیٰ لانتھاء علم کل عالم من الخلق الیھا۔	سدرة المنتہیٰ کہنا بھی جائز ہے، اس لیے کہ مخلوقات میں ہر ایک عالم کے علم کی وہاں تک پہنچ کے انتہا ہو جاتی ہے آگے بڑھنا ممکن نہیں۔
وجائزٌ ان یکونَ قیل ذٰلک لھا لانتھاء ما یصعد من تحتھا ینزل من فوقھا الیھا۔	یہ بھی جائز ہے کہ سدرہ کو منتہی اس لیے کہا گیا ہو کہ صعود ونزول دونوں کی آخری حد وہی ہے۔
وَجائزٌ ان یکون قیل ذٰلک لانتھاء کل من خلا من الناس علی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیھا۔	یہ بھی جائز ہے کہ سدرہ کو منتہی اس لیے کہا گیا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے جو لوگ آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام کی سنت پر چلے ہوں اُن کی انتہا وہیں ہے۔
وجائزٌ ان یکون قیل ذٰلک لھا لجمیع ذٰلک ولاخبرٌ یقطع العذر بانہ قیل ذٰلک لبعض ذٰلک لھا دون بعض۔	یہ بھی جائز ہے کہ یہ لفظ ان تمام معانی پر ہو اور سب اس سے مراد ہوں دلیل قاطع کے طور پر کوئی ایسی روایت موجود نہیں کہ اس لفظ کے یہ معنی تو ہیں مگر یہ نہیں ہیں۔

یہ تو منتہی کے معنے ہوے، سدرہ کے کیا معنی ہیں، ائمۂ عربیت ہی اس کا بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔

۵

جس زمانہ میں کلام اللہ نازل ہوا ہے اس زمانہ کی عربی زبان میں سدرہ سے متعدد معنے مراد لیتے تھے۔

الف۔ سدرہ بیری کے درخت کو کہتے تھے۔

ب۔ دُوار یعنی سر میں چکر آنا، حدیث میں ہے:۔ الذی یصدر فی البحر کالمتشحط فی دمه۔

ج۔ کپڑے پھاڑنا۔

د۔ لانبے بال۔

ھ بے روک چلے جانا، بے پروائی، حضرت علی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں۔ نفر مستکبرا وخبط سادرًا

۹۔ سمند رجب ساکن اور بے توج ہو، امیہ بن ابی الصلت کا شعر ہے :۔

وکان برقع والملائک حولها سدرٌ تواکله القوائم اجردُ

بِرقع : اسماء۔ و سدر : البحر۔ شبه الملائکة فی خوفهامن الله بهذا الرجل السدرِ

۱۰۔ حیرت، گھبرا جانا، بصارت میں خیرگی آجانا، اسی لیے متحیر کو ساور کہتے ہیں۔

سدر سدرًا، لم یبصر۔

وَا سدر اسمدرارا البصر والتحیر۔

اس توضیح کی بنا پر سدرۃ المنتہیٰ کے معنی انتہائی حیرت کے بیان کیے گئے ہیں۔ ابن الخطیب اپنی تفسیر (مفاتیح الغیب۔ ج ۷، ص ۴۰۸۔ طبعۂ شرقیۃ مصر ۱۳۰۸) میں لکھتے ہیں :۔

سدرۃ المنتهیٰ هی الحیرۃ القصوی۔ یعنی عند ما یحار العقل حیرۃ لاحیرۃ فوقها ما حار النبی صلی الله علیه وسلم و ما غاب و رأی ما رأی۔

سدرۃ المنتہیٰ کا مطلب انتہائی حیرت ہے۔ کلام اللہ میں جہاں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھنے کا بیان ہے وہاں سدرۃ المنتہیٰ سے یہی مراد ہے کہ جس مقام پر عقل نہایت درجہ گھبرا اٹھے متحیر ہو جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بھی متحیر نہ ہوئے، دیکھا جو دیکھا۔

اس کے بعد اذ یغشی السدرۃ ما یغشی کے معنی بیان کرتے ہیں۔

المراد من الغشیان غشیان حالة علی حالة، ای ورد علی حالة الحیرۃ حالة الرویة والیقین، ورای محمد صلی الله علیه وسلم عند ما حار العقل ما رآہ وقت ما طرأ علی تلك الحالة ما طرأ

سدرہ کو ڈھانک لینے سے مراد یہ ہے کہ ایک حالت کو دوسری حالت نے ڈھانک لیا، حیرت اور تحیر کی جو حالت تھی وہ مشاہدہ اور یقین کی حالت سے ڈھنک گئی، ایسی جگہ جہاں عقل متحیر ہو، ایسے وقت میں جو اپنے ساتھ تمام سامان حیرت رکھتا ہو، اللہ کے فضل و کرم سے

مِنْ فَضْلِ اللهِ تَعَالیٰ وَرَحْمَۃٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رویت و شہود پر فائز ہوئے

حسن بن محمد نیسابوری اپنی تفسیر (غرایب القرآن ورغایب الفرقان) میں تصریح کرتے ہیں۔

وَالمعنیٰ رأہ عند الحیرۃ القصویٰ ای فی وقت تحار عقول العقلاء فیہ ولکنہ مَاحار ولم یعرض لہ سدرٌ

کلام اللہ میں ہے "اس کو دوسری بار سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا" سدرۃ المنتہیٰ یعنی انتہائی حیرت، مطلب یہ ہے کہ ایسے وقت میں کہ عقلمند گھبرا اٹھیں عقلیں متحیر ہو جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی حیرت طاری نہ ہوئی اور مشاہدہ میں کسی طرح کی خیرگی پیش نہ آئی۔

(٦)

یہ سب ہی لیکن رائے وقیاس کو روایت پر ترجیح نہیں دی جا سکتی، روایات میں سدرہ کو درخت سدرہ ہی کہا گیا ہے، رہی اس کی حقیقت، تو جس طرح اشجار وانہار جنت کی حقیقت ہم متعین نہیں کرسکتے اس کو بھی اسی پر محمول کر لیجیے، عقل والوں کو عقل مبارک، یہاں نقل ہی کافی ہے۔

ما بجامے کہ زجم ماند قناعت کردیم
بسکندر بدہید انچہ ز دارا ماند